۲- پاکستان میں اردو تحقیق

مصنف: ڈاکٹر معین الدین عقیل

تبصرہ نگار: فہمیدہ شیخ

یہ کتاب اول ۱۹۸۵ء میں سہ ماہی "اردو" کراچی کے دو شماروں میں ایک مقالے کی صورت شایع ہوئی تھی۔ بعد میں اسے ۱۹۸۷ء میں انجمن ترقیٔ اردو پاکستان، کراچی نے کتابی صورت میں شایع کیا۔

اردو کی ادبی و لسانی تحقیق سے متعلق یہ اپنی قسم کا پہلا جائزہ ھے۔ مجموعی طور پر اس میں بڑی جاں‌فشانی اور کاوش سے کام لیا گیا ھے۔ کتاب کے آخر میں ایک اشاریہ بھی دیا گیا ھے۔

مصنف نے اس میں قیامِ پاکستان سے لے کر ۱۹۸۴ء تک کی تحقیق کا احاطہ کیا ھے۔ "حرفِ آغاز" کے بعد مقالے میں "ذخائر و مآخذ" کے عنوان سے بحث آتی ھے۔ اس باب میں قیامِ پاکستان کے اوّلین دور کے مأخذات کا مختصر مگر جامع جائزہ پیش کیا گیا ھے، جس سے پتا چلتا ھے کہ اس وقت پاکستان میں بھارت کے مقابلے میں وسائل کی کمی تھی، بلکہ وسائل نہ ھونے کے برابر تھے، اسی وجہ سے محققین کے لیے تحقیق کے میدان میں بڑی دشواریاں پائی جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ ھی موصوف نے اُن محفوظات، نوادرات اور مخطوطات کا بھی حوالہ دیا ھے جو بعد میں سہولتیں مہیا ھونے پر، مختلف جامعات، عجائب گھروں، کتب خانوں اور اداروں میں اب دستیاب ھیں۔

مقالہ نگار نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ بھارت میں پہلی بار کن محققین نے "اصولِ تحقیق" پر اپنی آرا کا اظہار کیا۔ اور یہ کہ برعکس اس کے، پاکستان میں اس کی بہت کم مثالیں پائی گئیں۔

اگرچہ اس وقت بڑے اعلیٰ پائے کے محقق یہاں بھی موجود تھے، لیکن انھوں نے اصول و فن کی توضیح و تشریح کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ البتہ موصوف نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ پاکستان میں پہلی بار بزرگ اور ممتاز محقق، ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے اس فن کو موضوع بنایا۔

سب سے پہلے ان کا مقالہ "فنِ تحقیق" کے نام سے کل پاکستان اردو تدریس کانفرنس، منعقدہ لاہور، دسمبر ۱۹۶۱ء میں پڑھا گیا اور بعد میں جنوری ۱۹۶۶ء میں کتابی شکل میں شایع ہوا۔ بقول مصنف "پاکستان میں فنِ تحقیق پر لکھا جانے والا یہ پہلا قابلِ توجہ مقالہ ہے"۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عندلیب شادانی، ڈاکٹر آغا افتخار حسین اور تبسّم کاشمیری وغیرہ کی خدمات کا بھی ذکر کیا ہے۔

مقالہ نگار نے لسانی تحقیق کا جائزہ لیتے ہوئے لسانیات کے ماہرین اور ان کی تحقیقی کاوشوں پر بھی بھرپور نظر رکھی ہے، حافظ محمود شیرانی، وحید الدین سیلم، ڈاکٹر محی الدین قادری زور، عبدالستار صدیقی، عبدالقادر سروری اور احتشام حسین کی خدمات کا ذکر آ جاتا ہے۔ پاکستان میں جدید لسانیات میں ڈاکٹر شوکت سبزواری اور ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے کام کو سراہا ہے۔

مصنف نے نظم و نثر کے علاوہ ادبی تاریخیں، تذکرے اور

اصنافِ ادب کا ایک تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے اور آخر میں ادبی صحافت پر بھی نظر ڈالی ہے۔

"حرفِ آخر" میں مجموعی طور پر ایک تجزیہ پیش کیا گیا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں اردو تحقیق کی رفتار کیا ہے؟ مجموعی اور انفرادی طور پر جو تحقیقی کام ہوا ہے اس کا معیار کیسا ہے؟ ہندوستان اور پاکستان کے تحقیقی مقالوں کا موازنہ کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ پاکستان میں جن محققین نے معیاری اور مستند کام کیا ہے وہ بھارت سے کسی طور کم نہیں ہے، بلکہ بعض تحقیقی کام ان سے زیادہ معیاری طریقے پر انجام دیے گئے ہیں۔

بہرکیف مجموعی لحاظ سے یہ ایک اعلیٰ پائے کی کتاب ہے جس سے طالبانِ تحقیق خاطر خواہ استفادہ کر سکتے ہیں، البتہ کتابت ذرا کم تر درجے کی ہے۔ توقع رکھنی چاہیے کہ اگلے ایڈیشن میں یہ کمی دور کی جائے گی۔

—